

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل ایم - اے - ایڈیٹر
۱۰ وارث روڈ - لاہور

پادری غلام مسیح صاحب - اسسٹنٹ
میکلوڈ روڈ - لاہور

پادری ایچ - ای - وائلی صاحب - مینیجر
ایس - ٹی - ایم - ایسپریس روڈ لاہور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینیجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے بنام ایڈیٹر وارث روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں

نور افشان

حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا

جلد ۵۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء	نمبر ۴۹

مسدّسِ منّت

گذشتہ سے پیوستہ

آقا اب ان لوٹ کے آیا جب اپنے گھر دکھلا پہلے اسکو پہلے ملازم نے یہ خبر
کچھ لین دین کر کے تو کچھ بیچ کھوچ کر توڑوں نے پانچ اور کمائے یہ پانچ پر
بولا وہ ہو کے خوش کہ دیانت شعار ہے تو
تھوڑے میں راست دست ہو ثابت قدم ہو تو

پہلے سے دوسرا بھی نہ کچھ کم تھا ہوشیار توڑے بنائے اُسنے دو کے دو دونی جناب
خوش ہو کے اُس سے بولا وہ آقائے نامدار تھوڑے سے ہی میں تو نکلا ہے بڑھ کر وفا شعار
نیت ٹھکانے ہو تو عمل کیوں نہ ٹھیک ہو
میں تجھ سے خوش ہوں میری خوشی میں شریک ہو

اب تیسرے کی کار روائی کا سن لو حال چل سکتی جو نہ ایک قدم دو چل تھی چال
لایا زمیں سے کھود کے مالک کا اپنے مال غافل ملال سے کہ نہ معلوم تھا مآل
توڑا یہ اپنا لیجئے پورے ہزار کا
حائل نہیں ہے دوش کم و بیش بار کا

میں جانتا تھا آپ کی کل سخت گیریاں کٹوایا ہے وہاں کہ نہیں بوتا ہے جہاں
تو بے بکھیرے جمع کرتا ہے بیگیاں میں سیدھا آدمی ہوں نجانوں جنیں چناں
میرا ہوا خراب نہ کچھ تیرا لٹ گیا
اپنے حسابوں میں تو ہوں سستا ہی چھٹ گیا

مالک نے برملا جو سُنا یہ کھلا جواب دنداں شکن یہ اُسکے دہن نے کیا خطاب
بے پرد و بوتا ہے تو ہے سخت بے حجاب میں تجھ پہ چھوڑتا ہوں سمجھ اپنا خود حساب
مٹی میں کیوں زمین کے اندر ملا دیئے
صرافوں ہی کو کیوں نہ رُپے دے دلا دیئے

تجھ کو یہ کاروبار ہی کرنا جو بار تھا ہل جاتے ہاتھ پاؤں یہ دشوار کار تھا
ایسا ہی تجھ پہ تنگ اگر روزگار تھا ڈوبے منافع سود کا بیڑا تو پار تھا
فرمایا اس کو چھین کے توڑا نکال دو
دو پانچ والے کو اسے زندان میں ڈال دو

ایسے ہی جسکے پاس ہے اُن کو ملیگا اور وہ جو چھپائے رکھتے ہیں لازم ہے آنا دور
ناکردہ کار کرتے ہیں جانو یہ اپنی جوڑ تیلی کے بیل دائرہ ہی میں کرینگے دوڑ
جنت کو جاتے جاتے جہنم میں پڑ گئے
توڑا کیا تھا دفن تو اب خود ہی گڑ گئے

روزی رسانِ عالم و رزاقِ عالمیں سرگرم وعظ و پند تھے ویرانہ میں کہیں
طفل و جوان پیر و زن و مرد سامعین دن ڈھل چکا تھا شام بھی اب دُور تھی نہیں
شاگرد بولے کیجئے رخصت انہیں یہ جائیں
بستی میں شب کو کھائیں پئیں صبح ہو تب آئیں

بولے مسیح یہ تو حمیت کے ہے خلاف آنکھیں دکھانا چشم مروت کے ہے خلاف
بھوکے یہ جائیں یہ تو سخاوت کے ہے خلاف تقدیر ایزدی و مشیت کے ہے خلاف
تم خود انہیں کھلاؤ تمہارا یہ فرض ہے
دو یا انہیں دلاؤ تمہارا یہ فرض ہے

میں نے تیری خبر کان سے سنی تھی پر اب میری آنکھیں تجھے دیکھتی ہیں۔ اس لئے مجھے اپنے آپ سے نفرت ہے اور میں خاک ہی اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں (ایوب ۴۲ : ۵-۶)

مثنوی صبر ایوب

(منظومہ جناب کیدار ناتھ صاحب منت سکینہ گھڑاجپوری)

کوئی بھی کرے یہ کام ایسے
کرتے ہیں برائے دوست جیسے

سیدھے سادے ہیں جو انساں
میری حالت سے ہونگے حیراں

کچھ دیر میں جاؤں گا اسی راہ
جی میرا جگر سا پھٹ گیا ہے
کرتی ہے جو موت زور مجھ پر
ہنستے ہیں منہ پھاڑ پھاڑ مجھ سے
اب رکھ دو جس طرح یہ امانت
مجھ سے کوئی ہاتھ کیا ملائے
بخشیگا نہ اُن کو سرفرازی
آنکھیں کھو بیٹھیں اُن کے فرزند
اُن کے لئے تو نے کیوں خدایا
آنکھیں دھندلائی ہیں یہ کیسی

لوٹوں نہ جہاں سے پھر کبھی آہ
دل جینے سے میرا ہٹ گیا ہے
منہ کھولے ہوئے ہے گور مجھ پر
کرتے ہیں یہ چھیڑ چھاڑ مجھ سے
میری کر لیجئے ضمانت
دانش قدم اپنا جب ہٹائے
یاروں سے کریں جو حیلہ سازی
جو کرتے ہیں دوستوں سے چھل چھند
مجھ کو ضرب المثل بنایا
اعضا پہ چھائیں ہیں یہ کیسی

مکاروں پہ رشک ہے بھلوں کو
صادق تس پر بھی جو بشر ہیں
جو ہاتھ کے ساہ ہیں نہیں چور
لیکن اب تم پھر و سب آکر
اب میرے تو دن گذر چکے ہیں
دن رات کو رات کو کہیں دن
ٹھہرا ہوں کہ گور میرا گھر ہو
والد کی جگہ میری سٹرن ہے
میری امید اب کہاں ہے
پاتال میں جائیگی میرے ساتھ

یہ دیتے ہیں چال من چلوں کو
ثابت قدم اپنی راہ پر ہیں
پیدا کرینگے وہ زور پر زور
تم میں نہیں کوئی بھی خرد ور
منصوبے بھی دل کے مرچکے ہیں
تاریکی میں ہیں وہ روشنی بن
بستر میرا اندھیرے پر ہو
کیڑا میری ماں ہے اور بہن ہے
دیکھے کون آنکھوں سے نہاں ہے
اور خاک میں آئیگی میرے ساتھ

بلدد و سوخی کی لسانی

سوخی نے کہا کہ کتنی ہے دیر
پیدا کرو فہم ہو سمجھدار
حیوانوں میں کس لئے گنے جائیں
تو اپنے غضب کے کیوں عقب ہے
کیا تیرے لئے زمیں ہو ویران
ہو جائیگا گل چراغ اشرار
ہو بد روشنی اُسکے گھر کی تاریک
پاز در میں بڑھ نہ پائے اُس کا
پھندے میں پھنسا وہ آپ ہی ہو
دام اُس کا اُسے کرے گرفتار
دام اُس کے لئے بچھا ہوا ہے
گھبرائے کو دہشتیں بھی آئیں

ان باتوں سے ہوگے بھی کبھی سیر
ابن الاوہام ہو نہ زنہار
ہم وحشی درندے کیوں نظر آئیں
خود جاں کے عقب ترا غضب ہے
اور جا سے چٹان ہو گریزاں
اور چمکے نہ اُس کا شعلۂ نار
بجھ جانے کے ہے چراغ نزدیک
منصوبہ اُسے گرائے اُس کا
دلدل میں دھنسا وہ آپ ہی ہے
پھندے سے نہ چھوٹ پائے زنہار
اور راہ میں پیچ بھی لگا ہے
پیچھے پڑیں اور اُسے بھگائیں

مارے اُسے بھوک کی فلاکت
اعضائے تن اس کے موت کھا جائے
امید کی جڑ اکھاڑ دی جائے
جب تک اُٹھول اُسے بلائے
گندھک اُس کے مکاں پر برسے
اُس کی جڑ نیچے سے سکھائے
مٹ جائے زمیں سے یادگاری
تاریکی میں جائے وہ ڈھکیلا
دنیا سے رگیدا جائیگا وہ
باقی نہ رہیگا کوئی گھر میں
پسماندہ ہوں اُسکے دن سے حیراں
مسکن اشرار کے ہیں ایسے

ہمراہ ہو راہ میں ہلاکت
اور ہڈی تک اُسکی وہ چبا جائے
خیمہ میں نہ اُسکے پھر ٹیپ پائے
دہشت ڈیرے میں اُسکے آئے
سنگاں مکان کی جاں پر برسے
اوپر سے بھی ڈالی کاٹی جائے
بازاروں میں نام کی ہی خواری
چمکے نہ اُجالے میں اکیلا
اولاد میں رہ نہ پائیگا وہ
داخل نہ ہو جھک کے کوئی در میں
ہمعصروں کی طرح ہوں پشیماں
ناواقفِ حق کے گھر ہوں جیسے



نور افشان

مطبوعہ ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء

سچائی تم کو آزاد کریگی

دنیا میں ہرگز آزادی نہیں ہے۔ جسے لوگ آزادی کہتے ہیں وہ بھی غلامی ہے۔ کوئی فرد بشر خاندان میں۔ گروہ میں۔ قوم میں۔ حکومت میں آزاد نہیں۔ غلام ہے پابند ہے۔ اسیر ہے۔ حتیٰ کہ کوئی آدمی خداوند یسوع مسیح کے زمانہ میں بھی مذہبی آزادگی نہ رکھتا تھا۔ دنیا کی اقوام کے بادشاہ بنی آدم کے معبود تھے جو ان کا مذہب ہوتا تھا وہی رعیت کو جبراً قہراً ماننا پڑتا تھا۔ دنیا میں آزادی نہ تھی۔

خداوند یسوع مسیح بھی بظاہر ایسی قوم میں پیدا ہوا جو رومی حکومت کی غلام تھی۔ اس لئے یسوع مسیح بھی ایک قومی غلام کی حیثیت میں پیدا ہوا تھا۔ اس نے تیس سال تک اپنی قوم کے ساتھ اور اپنے خاندان کے ساتھ غلامی کی زندگی کے مزے چکھے تھے۔ سرمایہ داروں کے مظالم جو مزدوروں پر کرتے تھے مشاہدے کئے تھے۔ اس نے یہودی قوم کی غلامی میں دنیا کی تمام ماتحت اقوام کی تباہی و ہلاکت کے نمونے دیکھے تھے۔ جب آپ سے یہ نظارے دیکھے نہ گئے تو آپ سچائی کو لیکر دنیا کے میدان خدمت میں آئے اور آپ نے یہ اعلان کیا کہ **سچائی کو جانوگے تو سچائی تم کو آزاد کریگی۔**

مسیحیت کا پیرو مرشد سچائی ہوکر دنیا کے روبرو آیا اُس نے یہ بھی اعلان کیا کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ وہ سچائی اور صداقت مجسم ہوکر دنیا میں نکلا۔ اُسکی سچائی زندگی تھی۔ سچائی ہی قوت تھی۔ سچائی ہی ہتھیار تھی سچائی ہی خوراک و پوشاک تھی۔ سچائی کے سوا اُس کے پاس کچھ نہ تھا۔ اس نے ساڑھے تین سال تک دنیا سے سچائی کے ساتھ جنگ کی۔ اس سچائی اور آزادی کی جنگ میں وہ شہید ہوا۔ بظاہر اس نے اپنے شاگردوں اور اپنی قوم کو غلامی میں چھوڑا۔ پر ہمیں معلوم ہے کہ وہ اپنے معتقدوں کی زندگی میں صداقت کی وہ تخم ریزی کر گیا جو تین سو برس کے عرصہ میں ایسا بڑا شجر باثمر ہوگیا۔ جس کے سایہ تلے دنیا آرام لینے کے لئے مجبور ہوگئی تھی۔ اسکے بعد آج تک دنیا اسی کی صداقت سے فیوض حاصل کر رہی ہے جو اُسے رشک عدن بنا رہے ہیں۔

ہمارے ملک میں لوگ آزادی کے لئے تو سخت بے آرام ہیں۔ مگر آزادگی کی شرط کو پورا کرنے کے خیال سے لاکھوں کوس دور ہیں۔ آزادی کی وہ شرط سچائی کو جاننا ہو اور وہ سچائی یسوع مسیح ہے۔ لوگ اور بہت کچھ جانتے ہیں مگر آزادی کی شرط ہی کو نہیں جانتے۔ ہم اپنے جمیع ہموطنوں سے یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ اگر آپ آزاد ہونا چاہتے ہو تو سچائی کو جانو اور وہ صرف یسوع مسیح ہے اُسے چھوڑ کر دوسرے کو جاننے سے آزادی نہیں ملتی ہے اور نہ ملیگی۔ یسوع مسیح کو جانو اور بہت جلد جانو تو وہ تمہیں آزادگی دیگا۔

بشارتی مہم کا نرسنگا

ہفتہ زیر نظر کے مضامین اخبار میں بشارتی مہم کے متعلق مضمون ناظرین کرام کی زیادہ توجہ کا محتاج ہے۔ اس کا تعلق ہر ایک مسیحی جماعت سے ہے بیشتر سے ہے پاسٹر سے ہے۔ ہر ایک پنجابی مسیحی سے ہے جسے خدا کی بادشاہت کی وسعت و ترقی کا خیال ہے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ ہند کی کثیر غیر مسیحی آبادی میں ہند کے قلیل مسیحیوں کی کیا ذمہ داری ہے؟ ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ ہند کے مسیحی نہایت مناسب طور سے اور کمال سرگرمی اور محبت و ہمدردی کی روح سے معمور ہوکر ہند کی غیر مسیحی آبادی کو انجیل کی بشارت سنائیں۔ انہیں مسیحیت کا پیغام فرحت انجام سنا کر خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کا راہ دکھائیں۔ مسیحیوں کی یہ ذمہ واری کسی صورت سے ایک ہفتہ بشارتی مہم کی خدمات سے پوری نہیں ہوسکتی ۳۴ کروڑ غیر مسیحی آبادی کو انجیل سنانے کے لئے ایک ہفتہ کی بشارتی مہم منانے ہی کیا کچھ بنتی ہے! پس ہم ہر ایک مسیحی سے ملتمس ہیں کہ وہ اپنے ہموطنوں کی نجات کے لئے اپنی مسیحی ذمہ واری کو دیکھے۔ اپنی مسیحی وفاداری پر غور کرے۔ مفت پا کر مفت دینے کے فرض پر غور کرے اگر اور کچھ نہیں کرسکتے تو بشارتی مہم کا نرسنگا پھونکنے پر ہی آمادگی ظاہر فرمائیں۔ ہند کو صلح و سلامتی کے فرزندوں کی خدمات کی سخت ضرورت ہے کیا آپ اسکی کسی ضرورت کو رفع کرنے میں حصہ لے سکتے ہیں؟

ہموطنوں کے لئے دُعا کی ضرورت ہے

ہفتہ زیر نظر کی خبروں سے جو درج اخبار ہوچکی ہیں یہ بات بخوبی روشن ہوجائیگی کہ ہموطنوں کے روبرو بہیر سخت امتحان کا وقت آگیا۔ شاہی کمیشن ہند میں جلد آنے والا ہے اور ہمارے رہبر و رہنما شاہی کمیشن کو بائیکاٹ کرنے کا میلان رکھتے ہیں جو ملک اور قوم کے لئے ہرگز خوشگوار معاملہ نہیں ہے۔ بلاشک ہم مسیحی ملک و قوم کی سیاسی امور میں رہبری نہیں کرسکتے مگر اپنے ہموطنوں اور قوم کے رہنماؤں کے لئے دُعا کرسکتے ہیں۔ ہندو مسلمانوں کے لئے دست دعا اٹھا سکتے ہیں کہ خدا انکی ملکی معاملات میں ایسی رہنمائی کرے کہ جس سے خدا کی عزت ہو اور اہلِ وطن اور حکومت میں باہمی اعتماد اور باہمی بھروسہ زیادہ بڑھے۔ کیونکہ عدم اعتمادی حکومت اور رعایا کے لئے باعثِ نقصان ہوگی۔

ملک میں باہمی نفاق ہنوز ترقی پر ہے

نمبر ہذا میں جو خبریں درج ہوچکی ہیں ان سے یہ بات بخوبی ظاہر ہوسکتی ہے کہ گو شاہی کمیشن کے بائیکاٹ کرنے پر ہندو مسلم آراء ایک حد تک متفق ہیں تو بھی ہم اس بات کو فراموش نہیں کرسکتے کہ ہموطنوں میں باہمی نفاق پایا جاتا ہے اور یہ بات کسی پر مخفی نہیں

کہ جس گھر میں نفاق ہو وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ جس بادشاہت میں نفاق ہو وہ ہمیشہ خطرے میں رہتی ہے پس ہم سبھی ملک و قوم کے ہندو مسلم رہنماؤں کے لئے دعا کرنا نہ بھولیں کہ خداوند قوم کے رہبروں کی آنکھیں کھولے اور انہیں وہ اصول سمجھا دیوے جس پر وہ متحد ہو سکیں۔ جس سے باہمی نفاق ہمیشہ کے لئے نابود ہو جائے اور قوم کے رہنماؤں کو یہ بات صفائی سے دکھا دیوے کہ ہمیں حکومت نقصان نہیں پہنچا رہی بلکہ ہمارا باہمی نفاق نقصان پہنچا رہا ہے۔ تاکہ وہ شاہی کمیشن کا نہیں پر باہمی نفاق کا بائیکاٹ کریں۔

ڈاکٹر مس جمیلہ سراج الدین صاحبہ لاہور پہنچ گئیں

ڈاکٹر مس جمیلہ سراج الدین صاحبہ ایم۔ اے (پنجاب) ڈی۔ ای۔ پی۔ ٹی (لندن) پی۔ ایچ۔ ڈی (ایڈنبرا) ۳ دسمبر کی صبح کو خیر و عافیت کے ساتھ لاہور پہنچ گئیں۔ اسٹیشن پر مسیحی اکابرین لاہور نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ آپ ہندوستان کی پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اسقدر ولایتی ڈگریاں حاصل کی ہیں۔ ہم صدق دل سے آپ کا خیر مقدم کرتے ہوئے آپ کو اور پروفیسر سراج الدین صاحب اور مسز سراج الدین صاحبہ کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

شاہی کمیشن اور ہماری قسمت کا فیصلہ

کچھ دنوں سے اخباری دنیا میں شاہی کمیشن کو بائیکاٹ کرنے کا شور غیر معمولی طور سے بلند ہو رہا ہے۔ اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان بھی ایڈیٹوریل کالموں میں خوب زور دے رہے ہیں۔ اخبارات کے نامہ نگاروں اور کارپردازوں کو اچھا شغل مل گیا ہے۔ جس روزانہ اخبار کو دیکھو اسی میں بڑی بڑی سرخیوں سے شاہی کمیشن کے بائیکاٹ کرنے کے مضامین ملتے ہیں۔ اگر کوئی راست گو، حقیقت شناس شاہی کمیشن کو بائیکاٹ کرنے کے خلاف آواز نکالتا ہے تو اُسے اسی طرح پھبتیاں سنائی جاتی ہیں جیسی کہ تحریک عدم تعاون کی انتہا میں سنائی جاتی تھیں لیکن ہم ہموطنوں سے اس زمانے طرز عمل کو دیکھ کر پھر گذارش کرتے ہیں کہ وہ سوچ سمجھ کر کام کریں۔ بائیکاٹ کا نتیجہ ہمارے لئے ہرگز اچھا نہ ہوگا۔ ہم شاہی کمیشن سے روٹھ کر ہرگز فائدہ نہ اٹھائینگے اصلاحات کی قسط اول کے عطیہ کے وقت روٹھ کر جو نقصان ہم آج تک اٹھا چکے ہیں ہم اُسے بھول نہیں سکتے۔ اس پر اگر ہم شاہی کمیشن کی تشریف آوری کے موقع پر روٹھے رہے تو پھر ہمیں ایک مدت تک رونا پڑیگا۔ اس لئے ہم ہموطنوں سے یہی گذارش کرینگے کہ وہ شاہی کمیشن کا خیر مقدم کریں۔ کیونکہ اہل وطن کا اسی میں فائدہ ہے

لکھنؤ کے آدی ہندوؤں کا عجیب مطالبہ

لکھنؤ ۲۵ نومبر کی خبر ہے کہ یہاں آدی ہندوؤں کا ایک بڑا اجباری جلسہ ہوا جس میں شاہی کمیشن کے بائیکاٹ کی مخالفت کی گئی اور گورنمنٹ سے کہا گیا کہ وہ منوسمرتی کو ضبط کرے کیونکہ اس میں آدی ہندوؤں کے ساتھ خلاف انسانیت اور ہتک آمیز سلوک روا رکھنے کی تلقین کی گئی۔ کانگرس سے درخواست کی گئی کہ وہ اسوقت تک سیلف گورنمنٹ کا مطالبہ نہ کرے جب تک کہ آدی ہندوؤں کی حالت بہتر نہ ہو جائے۔

مہاتما گاندھی کو پھر میدان عمل میں آنیکی دعوت

آجکل شاہی کمیشن کو بائیکاٹ کرنے پر اخباری دنیا میں شور و غل ہو رہا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی بعض خواہان وطن مہاتما گاندھی کو بھی پھر میدان عمل میں نکلنے کی دعوتیں دے رہے ہیں۔ پنڈت مالوی کی رائے ہے کہ شاہی کمیشن کے بائیکاٹ کے ساتھ عدم تعاون کی تحریک زور کے ساتھ پھر شروع ہو اور ٹیکس دینا بند کیا جائے۔ لیکن مہاتما گاندھی کو اب تک کسی قدر تامل ہے۔ ممکن ہے کہ شاہی کمیشن کی تشریف آوری کے موقع پر آپ میدان عمل میں نکل پڑیں۔ اگر ایسا ہی ظہور میں آیا تو معلوم نہیں کہ آپ کا طریق عمل کیا ہوگا؟

مہاتما گاندھی اور مذاہب

۲۶ نومبر کے روز ایک مجمع عام میں جو کولمبو میں فراہم ہوا تھا مہاتما گاندھی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ "میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آج تمام مذاہب کو غلط طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔ آپ نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ انہیں آنکھیں بند کر کے اپنی روایات کو ترک کرنا چاہئے۔ بلکہ ہر ایک شے کی احتیاط کے ساتھ پڑتال کرنی چاہئے۔ مذہب کے ساتھ تحقیقات مطالعہ سے ایسی سچائی کا انکشاف ہوتا ہے جو زبان سے باہر نہیں کی جاتی چاہئے بلکہ صرف اپنے جیون سے۔"

نور افشاں ہمارے خیال میں مذاہب کو ترک کرنے کی جو تجویز مہاتما گاندھی نے بیان کی ہے، وہ صرف غلط ہی نہیں بلکہ اغلط ہے جو مذاہب کی موت اور اُن کے مقاصد کی تباہی سے علاقہ رکھتی ہے۔ جو بات زبان سے ظاہر نہیں ہو سکتی جیون سے بھی اُس کا اظہار کرنا محال ہے۔

سناتن دھرمی اور ہندو میں فرق

ایک سناتنی اخبار میں ذیل کا سوال و جواب شائع ہو چکا ہے جسے ہمعصر پرکاش مطبوعہ ۴ دسمبر نے شائع کر کے کسیقدر اپنی پریشانی کا اظہار فرمایا ہے۔

سوال۔ کیا جنم کے مسلمان یا عیسائی شدھ نہیں ہو سکتے؟

جواب۔ سناتن دھرم کے مطابق جنم کے مسلمان وغیرہ ہندو نہیں بن سکتے مگر سناتن دھرمی بن سکتے ہیں

اس سوال و جواب میں لفظ "ہندو" اور "سناتن دھرمی" میں فرق کیا گیا ہے۔ اور شدھ شدہ مسلمانوں اور عیسائیوں کو "سناتن دھرمی" قرار دینا روا رکھا گیا ہے۔ لیکن انہیں "ہندو" قرار دینا درست نہیں مانا گیا ہے۔ اس پر ہمعصر پرکاش نے گو بحث لے دے کی ہے مگر لاحاصل۔ جو لکھا گیا سو لکھا گیا۔ اب اُسے کون مٹا سکتا ہے؟ ہاں مسلمانوں اور عیسائیوں کے شدھ ہونے کا مسئلہ سوائے خود مسلمان اور عیسائی سمجھ لینگے۔ ایسے مضامین پر بحث و تکرار کی ضرورت نہیں۔



مدراس کے غیر برہمنوں کی دلیری

ہند سے اترم مطبوعہ ۶ دسمبر "غیر برہمنوں کا ادچھا پن" کے عنوان کے ذیل میں لکھتا ہے۔

"چلو برہمن ازم کا خاتمہ سمجھو۔ کیوں؟ مدراس کے غیر برہمنوں نے منو کا دھرم شاستر جلا دیا ہے۔ کوئی ان سے پوچھے کہ کیا منو کا فلسفہ صرف اسی ایک کتاب میں درج تھا؟ وہ تو نہ صرف تمام دنیا میں عالمگیر ہو رہا ہے بلکہ ہندوستانی قانون کی بنیاد بھی وہی ہے۔ پھر ایک کتاب کے جلانے سے اس کا خاتمہ کیسے ہو جائیگا؟ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ان بھولے لوگوں نے یہ نہیں سوچا کہ خود منو بھگوان بھی تو غیر برہمن ہی تھے۔

نور افشاں۔ ہمارے خیال میں آدی ہندو اور غیر برہمنوں کی دلیری کا موجب شدھی اور ذات پات توڑک منڈل اور چھوت چھات مٹانے کی تحریکیں اور نئی منوسمرتی بنانے کی تجویزیں ہو سکتی ہیں جو خود ہندو کارکنوں نے شروع کی ہیں۔ ورنہ غیر برہمنوں کی کیا مجال تھی کہ منوسمرتی کو جلائیں یا اسکو ضبط کرنیکا گورنمنٹ سے مطالبہ کریں تو بھی غیر برہمنوں اور آدی ہندو صاحبان کی دلیری اس بات کو ضرور ظاہر کرتی ہے کہ اب ہند کی اچھوت اقوام بھی ہوش میں آگئی ہیں۔ وقت و زمانہ کی بات ہے۔

دو نئے ہوائی جہاز بنائے گئے

رگبی ۲ نومبر۔ مسٹر سموال ہور وزیر ہوا نے آکسفورڈ یونیورسٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ آیندہ سال میں دو نئے ہوائی جہاز مکمل ہونگے۔ اگر تجربے جو وہ آئیندہ سال سے کر رہے ہیں کامیاب ہوئے تو انگلستان سے دو روز میں مصر اور چار روز میں ہندوستان اور دس گیارہ روز میں آسٹریلیا پہنچ جایا کرینگے۔

مسٹر دیاشنکر دوبے نے جو الہ آباد یونیورسٹی میں اقتصادیات کے لکچرار ہیں ایک اعلےٰ مضمون نباتاتی گھی وغیرہ کے متعلق لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں نباتاتی گھی نباتاتی چربی اور نباتاتی آٹا وغیرہ غیر

ممالک غیر سے آرہا ہے۔ ڈائرکٹر جنرل کمرشل انٹلی جنس اینڈ سٹیٹسٹکس نے صرف یکم اپریل ۱۹۲۶ء سے ان اشیا کی درآمد کے متعلق علیحدہ شمار و اعداد دینا شروع کیا ہے۔ چنانچہ گذشتہ چھ ماہ میں ان اشیا کی حسب ذیل درآمد ہندوستان میں ہوئی ہے۔

ماہ	مقدار ہنڈرڈ ویٹ	قیمت
اپریل ۲۶ء	۱۳۰۶۹	۶۴۲۵۵۰ روپیہ
مئی "	۱۳۰۴۶	۶۲۱۹۰۵ "
جون "	۱۶۹۵۰	۶۹۹۵۶۱ "
جولائی "	۲۴۸۱۹	۱۱۸۱۶۹۰ "
اگست "	۳۴۴۳۵	۱۵۳۱۰۰۴ "
ستمبر "	۴۶۲۳۷	۲۰۱۱۳۸۳ "
	۱۵۲۵۵۶	۶۶۸۸۲۰۰ "

حیدرآباد کے قریب ایک حیرت انگیز دریافت

سکندرآباد ۳ دسمبر حیدرآباد سے قریباً ۱۴ میل کے فاصلہ پر جبونگیر کے قریب دو پتھر کے تابوت نکلے ہیں۔ جن میں سے ایک میں ایک دیو ہیکل انسان کی لاش پائی گئی ہے۔ دوسرے میں معدنی اشیا وغیرہ ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے کہ ۲ ہزار سال کی پرانی ہیں۔ (ہندے ماترم)

میکسیکو کا عجیب و غریب پھل

کیا آیندہ مجرم ایک دوا کے اثر سے اپنے جرائم کا اقرار کر لیا کرینگے؟ ایک پروفیسر کے نزدیک اس حیرت انگیز بات کا امکان ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میکسیکو میں ایک عجیب و غریب پھل پیدا ہوتا ہے۔ جسکو کام میں لانے سے عدالتوں میں جیوری کے بیٹھنے کی ضرورت باقی نہیں رہیگی۔ یہ کیکٹی پھل کی ایک نادر قسم ہے اور وہ میکسیکو کے پہاڑوں اور ریو گرینڈی میں پایا جاتا ہے۔ وہ خواب دکھلاتا ہے اور زبردست انسانی اثرات رکھتا ہے۔

زمانہ قدیم کے ایزٹک لوگ اس خواب آور بات سے واقف ہیں اور جنوبی امریکہ کے اصل باشندے اسے صدیوں تک کھاتے رہے ہیں۔

جب اس قسم کا کوئی تازہ پھل کھایا جائے تو وہ خون میں ہیجان پیدا کر دیتا ہے اور خشک پھل استعمال کیا جائے تو انسان کو خوابیں دکھائی دیتی ہیں لیکن وہ حقیقتاً خوابیدہ نہیں ہوتا۔

جن لوگوں نے یہ پھل کھایا ہے انہوں نے حلفیہ بیان کیا ہے کہ انہیں پر اسرار آدمی دکھائی دیئے۔ حیرت انگیز باتیں سنیں چہرے نیز اور معنیات اور جانور دیکھے جن کے پنجے محسوس کئے جا سکتے تھے۔

امریکہ کے جو اصل باشندے اس پھل کی تلاش میں جاتے ہیں وہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے جب تک وہ اس مقام پر نہیں پہنچتے جہاں یہ پھل ہوتا ہے اور اسکو حاصل کرنے کی کوشش میں کئی ماہ صرف ہو جاتے ہیں۔ بعض قبائل اس پھل کی تلاش میں اپنے مضبوط ترین آدمی روانہ کرتے ہیں۔ جو عجیب و غریب کپڑے پہنتے ہیں۔

امید ہے کہ یہ پھل ڈاکٹروں اور پولیس کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔

موٹر کے حادثوں کا انسداد

جو لوگ موٹر بہت زیادہ تیز رفتار سے چلاتے ہیں ان کو اس حرکت سے باز رکھنے کے لئے جرمنی میں یہ تجویز پیش کی گئی ہے کہ تمام موٹر چلانے والے ایک جدید آلہ سے استفادہ کرنے پر مجبور کئے جائیں اس آلہ کا یہ فائدہ ہے کہ جب موٹر کی رفتار قانونی حد سے متجاوز ہو جاتی ہے تو اس میں سے ایک سرخ روشنی نکلتی ہے۔ ایک جرمن انجنیئر نے ایک ایسا لیمپ ایجاد کیا ہے جسکی روشنی کے رنگ سے راہگیروں کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ موٹر کس رفتار پر آ رہی ہے۔ اور جب موٹر ۲۰ میل فی گھنٹہ جائے تو اس میں سے تیز سرخ روشنی نکلتی ہے تاکہ لوگ ہوشیار ہو جائیں +

جانوروں کی طویل عمریں

اگر جانور حوادث کا شکار نہ ہوں اور اپنی عمر طبعی کو پہنچیں تو ان میں سے اکثر کی عمر انسان کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہو۔

بہت سے جانور موسمی سختیوں۔ قلت خوراک۔ دشمنوں کے حملوں اور بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہو جاتے ہیں لیکن اگر کوئی حادثہ نہ پیش آئے تو وہ یہ عمریں حاصل کر سکتے ہیں۔

ہاتھی ڈیڑھ سو سے دو سو سال تک۔ شکرہ ۱۶۲ سال تک۔ چیل ۱۱۸ سال تک۔ عقاب ۱۰۴ سال ہنس ۱۰۲ سال۔ بط۔ کوا اور طوطا اور مینڈک دو سو سال سے تین سو سال تک۔ مگر مچھ ۴۰ سال۔ گھوڑا گدھا ریچھ ۴۰ سال سے ۵۰ سال تک۔ کتا اور بھیڑیا . . . دس پندرہ سال۔ جنگلی سور بیس سے تیس سال تک گلہری دس بارہ سال۔ پالتو پرندے پندرہ سے بیس سال تک۔ اُلو ۶۰ سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔

خواب آور مشین

خیال کیا جاتا ہے کہ مسلسل بھنبھناہٹ کو سننے سے انسان کو نیند آنے لگتی ہے۔ اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جرمن نے فقدان خواب کے علاج کے لئے ایک ایسی مشین ایجاد کی ہے جو سماک کی طرح مسلسل بھنبھناہٹ کا شور پیدا کرتی ہے

برطانیہ میں انڈوں کا زبردست خرچ

برطانیہ عظمٰے ہر سال ایک کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ کے انڈے درآمد کرتا ہے۔ برطانیہ میں جو انڈے کھائے جاتے ہیں اُن میں سے صرف ۴۵ فیصدی انڈے ایسے ہوتے ہیں جو برطانیہ میں حاصل کئے گئے ہیں مرغیوں کی کثرت کے اعتبار سے یارک شائر سب پر فائق ہے اور اس کے علی الترتیب لنکا شائر لنکن شائر اور ڈیون شائر کا نمبر ہے۔

ساٹھ نشستوں کا ہوائی جہاز

جرمنی میں ایک ایسا ہوائی جہاز بنایا جا رہا ہے جس میں ۶۰ مسافر سوار ہو سکینگے۔ یہ جہاز ۱۲۰ فٹ سے زیادہ لمبا ہوگا۔ اور اس کے بازو تقریباً ۱۵ فٹ کے ہونگے۔ اس کا وزن ۲۰ ٹن ہوگا اور ۴۵ ٹن بار کے ساتھ پرواز کر سکیگا۔ (زمیندار)

ایک ضروری اپیل

ہند کی مسیحی طبی ایسوسیئشن نے ۱۹۲۶ء کی میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ چونکہ شفا دینے کی خدمت مسیحی کلیسیا کی خدمت کا ایک بنیادی حصہ ہے جو عام طور سے شفا خانوں خصوصاً مشن کے ہسپتالوں میں انجام پاتا رہتا ہے۔ اس وجہ سے ہند کی طبی مجلس یا ایسوسئیشن نے یہ بات قرار دی ہے کہ ہند کی تمام مسیحی جماعتیں دوسری فروری ۱۹۲۸ء کے اتوار کو میڈیکل سنڈے مانیں اور اس روز کا چندہ وصول یا مشن کے مقامی شفا خانوں کی مدد کے لئے دیدیں تاکہ اس سے بیماروں کی مدد کی جائے۔ امید ہے کہ ہند کی جملہ مسیحی کلیسیائیں اس اپیل کی سماعت کر کے ایک اتوار کا چندہ شفا خانوں میں ضرور روانہ فرمائینگی۔

المشتہر

سی گرینفیلڈ
سینٹ مارگریٹ ہاسپٹل
سکاٹلینڈ مشن چرچ
پونا شہر

گذشتہ ۱۲ سال کے دوران میں چائے کے خرچ میں ہر سال تقریباً ۹ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے لیکن اسی مدت میں تمباکو کے خرچ میں تقریباً ۹ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ سے ۱۴ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا ہے۔ (زمیندار)

مدراس ۲۹ نومبر۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کڈاپہ کا تخمینہ ہے کہ حال ہی میں جو طوفان باد آیا تھا اُس کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ ۴۵ اشخاص ہلاک ہوئے جن میں ۴۵ افراد کی موت مکانات کے انہدام سے ہوئی ان مکانوں پر درخت گر گئے تھے۔ اس کے علاوہ ۳۱۵ ہل چلانے والے بیل ۲۲۴ گائیں ۶ ۷ ۹ ۵ بھیڑیں۔ ۴۰ ۷ ۱ بکریاں لقمۂ اجل ہو گئیں۔ مویشیوں کے نقصان کے اندازہ کی قیمت ۹۴۰ ۸۰ روپیہ ہے۔ اس طوفان باد سے ۴۹۹۰ پا انجو بٹے مکانات منہدم ہوئے ہیں۔

پیرس ۲۰ نومبر۔ الجزائر میں شدید سیلاب آیا۔ تو شہر مستغنم میں ساٹھ یوروپین اور یکصد دیسی باشندے ہلاک ہوگئے۔ پیرو گاکس کے مقام پر ایک بند ٹوٹ گیا۔ بند ٹوٹنے سے جو پانی کی روانی تو بڑی بڑی عمارتوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے گئی۔ گھروں کے اندر پانی چھ چھ فٹ چڑھ گیا۔ رو کی قوت سے ریلوے کی پٹڑی کو نقصان لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔ ٹرینوں میں باہر سے لا کر خوراک بہم پہنچائی جاتی ہے۔ ہوران لائن کا ایک حصہ بہ گیا ہے۔ جو بچے گاڑیوں میں بند ہیں اُن کے لئے دودھ بہم پہنچانے کی سخت کوشش ہو رہی ہے

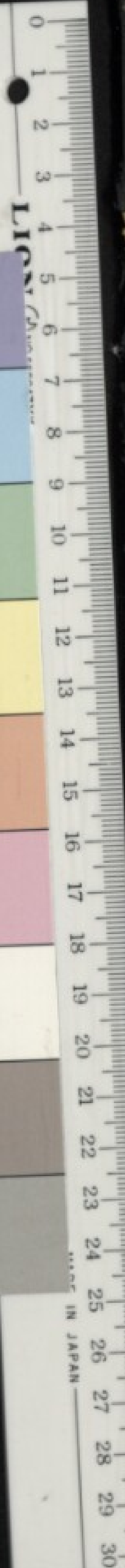
(الفضل)

ضرورت

مجھے ایک دوست کے لئے ایک تعلیم یافتہ عورت کی ضرورت ہے۔ جو گھر کے بچوں کی نگرانی کرے اور انٹرنس کے درجہ تک تعلیم دے سکے۔ تنخواہ ۳۰ روپیہ۔ علاوہ خوراک و رہائش۔

میاں فضل کریم ہیڈ ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول۔ ہوشیار پور

مہاراجہ صاحب کپور تھلہ نے خیراتی کاموں کے لئے ۲۶ نومبر کو اپنی گولڈن جوبلی کے موقعہ پر دو لاکھ روپے کا دان کیا۔ (الفضل)



پنجاب میں بشارتی مہم کا جلسہ

پنجاب کرسچن کونسل نے اس سال پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کی تمام کلیسیاؤں سے سفارش کی ہے کہ اس سال ایک ہفتہ بشارتی مہم کے کام کے لئے مخصوص کیا جائے۔ اس لئے کمیٹی نے ۲۷ فروری سے ۴ مارچ تک اس خاص ہفتے کو مقرر کیا ہے میتھوڈسٹ کلیسیا ۱۵ فروری سے ۱۵ مارچ تک ہرسال بشارتی کام کرتی رہتی ہے۔ چرچ مشنری سوسائٹی اور پنجاب پریسبیٹرین سنڈ اور لاہور اور لدھیانہ کی پریسبیٹریوں نے بھی اس کام کو کرنے کی منظوری دیدی ہے۔

اس ہفتے کے مندرجہ ذیل تین مقاصد قرار دیئے گئے ہیں۔

(۱) روزانہ شہری منادی ہفتہ بھر تک ہو اور سنیچر کے روز جلوس کے ساتھ کام ہو ہر شہر کی کلیسیا کی چرچ کمیٹی یا سیشن ہفتہ بھر کا اپنا اپنا انتظام کرے۔

(۲) ہر ایک مسیحی کو کام میں حصہ لینے کی ترغیب دی جائے

(۳) انجیل یا اُس کے حصّوں کو فروخت کرنے کی کوشش کی جائے اور ہر ایک مسیحی کم ازکم دس انجیلیں بیچے۔

تجربہ سے معلوم ہُوا ہے کہ گھر گھر میں دعائیہ جلسے کرنے سے کام کی تیاری میں بہت فائدہ ہوتا ہے۔ جہاں تک ہوسکے مختلف جگہوں کے لوگوں کو اکٹھا کر کے اس قسم کے جلسوں کا انتظام کیا جائے۔ گذشتہ سالوں کے تجربہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ انجیل کے حصص کی مقررہ تعداد بیچنے کا مصمم ارادہ کرنا مفید ثابت ہُوا ہے

چنانچہ ایک پریسبیٹری نے انجیل کے ۱۲ ہزار حصص فروخت کرنے کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اور لاہور کی پریسبیٹری نے ۱۵ ہزار کا ذمہ لیا ہے

کوشش کی جائیگی کہ کلیسیا کے جداگانہ کام کی رپورٹ تیار کی جائے۔ یہ بشارتی مہم اسوا اس کے غیر مسیحیوں کو انجیل کی خوشخبری سنائے اور صورتوں میں بھی مفید ہوگی۔ یعنی اس سے کلیسیاؤں کو بشارتی کام کا علم تجربہ حاصل ہوگا اور ضرور ہے کہ رہنا کلیسیا اپنے اپنے قواعد کی ضروری پیروی کرینگے۔

کمیٹی خاص طور سے التجا کرتی ہے کہ سب کلیسیائیں بشارتی مہم کے لئے دعا کریں اور پاسبانوں کو چاہئے کہ اپنی اپنی کلیسیا میں خوشخبری کے پھیلانے پر زیادہ زور دیویں۔

پادری جے۔ سی ہائٹنرچ

ایبٹ آباد کی مسیحی مجلس

امسال ایبٹ آباد کانفرنس ۱۵ اکتوبر تا ۱۸ اکتوبر قائم ہوتی رہی۔ کانفرنس میں دیسی حاضرین کا شمار ساٹھ کے قریب تھا جس میں سے نصف کے قریب ہندو مسلم نومرید تھے۔

جناب خواجہ غلام احمد صاحب سیالکوٹی نے بعنوان "نومرید کلیسیا میں کیا نہیں پاتے ہیں" مضمون پر بحث شروع کی۔ خواجہ صاحب عرصہ پانچ سال سے عیسائی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اصل وجہ جو مسلمانوں کو عیسائی ہونے میں سدراہ ہے وہ یہ ہے کہ کلیسیائیں اور وہ بھی آجکل کی کلیسیائیں ان کو اپنے آپ میں جذب کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ خواجہ صاحب کی یہ تقریر سنکر ہم نہایت پشیمان اور آزردہ خاطر ہوئے اور بے ساختہ منہ سے نکل گیا کہ کلیسیا خواب غفلت میں پڑی خراٹے لے رہی ہے اور نومریدوں کی طرف سے قطعاً لاپرواہ ہے اور ہم نے اس کے بعد یہ بھی سُنا کہ خواجہ صاحب کی تقریر سنکر ایک ایڈیٹر صاحب اس قدر متاثر ہوئے کہ وہ تمام رات مطلق نہ سوئے۔

جہلم پار کی تمام مسیحی جماعتیں آیندہ سال ایبٹ آباد میں پھر کانفرنس کرنے کی تجویز سوچ رہی ہیں۔ اس میں جہلم پار کی آبادی کو انجیل کی بشارت دینے کی بابت مضمون زیر غور ہوگا۔ اس کانفرنس میں مسلمانوں میں بشارتی کام انجام دینے کی بابت خاص اہتمام کیا جائیگا اور کلیسیا اور نومریدوں کے رشتے پر بھی غور و فکر کیا جائیگی۔

علاوہ ازیں کانفرنس مذکور نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو سب کلیسیاؤں سے ملکر ایسی تجویز کریگی جس تجویز کے مطابق کلیسیائیں نومریدوں کی طرف زیادہ توجہ دینگی اور آیندہ سال کے لئے کانفرنس کی انتظامیہ کمیٹی مقرر ہو چکی ہے جس کے میمبر مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) راولپنڈی سے ۳ میمبر

(۲) صوبہ سرحد کی چرچ مشن کونسل سے ۳ میمبر

(۳) مردان مشن سے ۱ میمبر

کانفرنس کو پچھلے سال کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ سرحدی علاقے میں بشارتی کام نہایت زور شور سے ہوسکتا ہے اور کانفرنس تاکید کرتی ہے کہ تمام میمبران اپنے اپنے مقاموں میں آج ہی سے بشارتی مہم کا کام سرگرمی سے شروع کردیں۔

کانفرنس کو سندھ پار کے علاقے کی رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ پٹھانوں میں کام کرنے والے کارندوں کی سخت قلت ہے اور کانفرنس مسیحی جماعتوں کو تاکید کرتی ہے کہ اس کام کے کرنے کے لئے مسیحی کارندے اس قسم کے بھیجے جو پشتو سیکھ کر خدا کی بادشاہت پھیلائیں۔ پادری جے۔ سی ہائٹنرچ

مسیحی سادھوؤں کا جلسہ

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۶ء کو چک نمبر ۱ ملٹری فارم متصل اوکاڑہ ضلع منٹگمری میں ایک مسیحی سادھوؤں کا میلہ ہوگا۔ جس میں عام سادھوؤں کی ملاقات اور ایک دوسرے سے اس کام کی واقفیت حاصل کرنی ہوگی۔ سو یہ دعوت سب مسیحی سادھوؤں کو ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاویں اور آنے کی خبر مندرجہ ذیل پتہ پر دیویں۔

خادم۔ سادھو سٹینڈل چک نمبر ۱ ملٹری فارم
متصل اوکاڑہ
ضلع منٹگمری

تبلیغ اور تحقیق کی ضرورت

ہر ایک مذہب اس بات کا مدعی ہے کہ اس کے اصول راستی اور صداقت پر مبنی ہیں اور کہ غیر مذاہب ناراست اور باطل ہیں۔ اگر یہ خیال تعصب اور خودغرضی کے باعث ہو تو اس سے قطع تعلق کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ حضرات جو ایسے خیالات کے حامل ہوتے ہیں انہی میں تحقیق المذاہب کا مادہ نہیں رکھتے۔ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کسی دوسرے مذہب اور فرقے کی تبلیغ سنی جاتی ہے اور اس کے مذہبی مسائل وعقائد کی تحقیق کی جاتی ہے تو کسی طرح سے کوئی برائی کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔ کسی امر کی حقیقت اور اسکی غایت تک پہنچنا اور اس طرح سے اس طریقے کے متعلق اپنے شکوک کو رفع کرنا کوئی بری بات نہیں۔ شک میں رہنا اچھی بات نہیں ہوتی۔ کیونکہ کلام پاک میں لکھا ہے کہ "شک کرنے والا آدمی پانی کی لہر کی مانند ہوتا ہے۔ الخ" بہر سبب سے واجب بات یہ ہے کہ انسان بہت دیر تک شک کی حالت میں نہ رہے بلکہ اپنے لئے جلدی فیصلہ کرے۔ کیونکہ وقت بیش قیمت ہے۔ یہ نادر اور عدیم النظیر مواقع خدا کی خاص برکت اور اس کا مخصوص فضل ہیں کہ وہ بنی آدم پر نازل فرماتا ہے اُسکی قدر کرنی چاہئے اور کسی موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینا چاہئے۔ زمانہ سلف میں اگرچہ علوم وفنون میں بھی بہت ترقی تھی لیکن اتنی نہ تھی جتنی کہ زمانہ حاضرہ میں وقوع پذیر ہوئی ہے۔ بہت سی ایجادات صفحۂ ہستی پر رونما ہوئی ہیں جنکا خواب وخیال تک بھی کسی کے دل ودماغ میں نہ آتا ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ پرانے زمانے کے آدمی زود اور ایسی باتوں کو بھی قبول کر لیتے تھے اور کسی امر کے متعلق اپنی عقل سے مشورہ نہ لیتے تھے۔ کچھ حد تک یہ درست بھی ہے کہ ان اشخاص نے اچھی طرح سے ان اشیاء کی ماہیت دریافت نہ کی اور کورانہ تقلید کو اپنا تختۂ مشق بنالیا۔ مثلاً وہ بعید حیال سر کے کسی ایک معبود کے پیرو بن بیٹھے جسکی اصلیت اور صفات سے بھی وہ محض ناآشنا اور بے بہرہ تھے۔ چونکہ ان کے بزرگوں نے اُن معبودوں کی پرستش کی تھی۔ اس لئے انہوں نے بھی اُن کے نقش قدم پر چل کر اپنی عقل سے کام نہ لیا اور پرانے توہمات اور بے اصل تصورات میں مستغرق ہو کر تحقیق کی طرف رخ نہ کیا۔ مگر آج یہ حالت نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا دن بدن ترقی کے میدان میں نہایت سرعت سے قدم مار رہی ہے اور زیادہ شائستہ اور مہذب ہوتی جا رہی ہے۔ اب روشنی اور ترقی کا زمانہ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی دنیا کے افراد بشر میں بھی تبدیلی اور انقلاب پیدا ہوتا جا رہا ہے۔ درحقیقت لوگ تسلیم کرتے ہیں کہ اب اُن کے گذشتہ خیالات کی کوئی قدر ووقعت نہیں۔ معلومات کے بڑھ جانے سے ہر ایک امر کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کے لئے دلائل عقلی ونقلی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ خداوند کریم کی ہستی کے لئے بھی ثبوت درکار ہوتے ہیں اور مخالفین یہ کہینگے کہ یہ مسئلہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیونکر خدا خود جسم اختیار کرے اور مسیح کامل خدا اور کامل انسان ہو کر صلیبی موت برداشت کرے وغیرہ وغیرہ۔ اس سب سے یہ نتیجہ نکالنا سراسر غلطی وکم فہمی پر مبنی ہوگا کہ تبلیغ مذہب کا سلسلہ بالکل بند کر دیا جائے۔ اگر مسیحیت پر مخالفین اعتراضات کرتے ہیں تو اس سے مسیحیت کی تبلیغ کو کسی طرح سے مٹایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی انصاف یہ اجازت دیتا ہے کہ ایسے کیا جائے۔ علاوہ ازیں روحانی ہتھیار پہن کر جنگ کے لئے نکلتا ہے اور یوں خدا کے حکم کو بجا لاتا ہے۔ مخالفت شروع سے ہوتی ہی آئی ہے اور ہوتی رہیگی۔ کیونکہ خدا کے کلام کو خودغرض اور متعصب شخص قبول نہیں کرتا تاوقتیکہ وہ اپنے دل میں تمام خیالات کو آزادی سے نہ آنے دے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا یہ حکم کہ "تم تمام دنیا کے سامنے جا کر انجیل کی منادی کرو" دنیا کے سرخ وسیاہ سے منسوخ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تا ابد قائم رہیگا۔ اسی طرح سے جیسے تبلیغ مذہب اور اس کے مسائل کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے ویسے ہی یہ بھی فرض عین ہے کہ "بلا رو رعایت تحقیق کو بھی جاری رکھا جائے" تاکہ کسی مذہب کے بارے میں کسی قسم کا شک باقی نہ رہے۔ خداوند کا کلام کیا ہی خوب فرماتا ہے۔

"سب کو آزماؤ مگر بہتر کو اختیار کرو"۔

کرم الٰہی چنیوٹ

جودھپور میں نئے گرجہ گھر کی تقدیس

خداوند کا شکر ہو اور اس کے جلالی نام کی تعریف ہو جس نے راجپوتانہ میں ایسے دن دکھائے ہیں جنکی انتظاری بہت دنوں سے ہو رہی تھی۔ راجپوتانہ یونائیٹڈ فری چرچ مشن نے قریب ۶۸ سال سے راجپوتانہ میں کام شروع کیا ہے اور تمام ملک کو انجیل جلیل کی برکات سے مالامال کر دیا اور گرجا بنانے کا نیا اور مبارک کام حال ہی میں ہوا ہے کہ اس میں بندگان خدا عبادت خدا کیا کریں۔ اس عبادت خانہ کی تقدیس ۲۶ نومبر ۱۹۲۷ء کے روز ہوئی تھی جسکی مختصر کیفیت ذیل میں ناظرین کی جاتی ہے۔

آنجہانی ڈاکٹر پادری جے سمرویل صاحب نے مارواڑ کی راجدھانی جودھپور میں مشن کا کام بڑی ہی جانفشانی اور تندہی کے ساتھ کیا اور آپ نے شفاخانہ بنوایا جس کے ایک کمرہ میں عبادت ہوا کرتی تھی اور آپ اس کوشش میں تھے کہ کلیسیا کے لئے عبادت خانہ شہر میں بنایا جاوے اور آپ نے اپنا یہ ارادہ ہز ہائینس بہادر جودھپور پر ظاہر کیا اور آپ کی عرض قبول ہو گئی تھی مگر ارادہ الٰہی اور ہی تھا کہ آپ پینتالیس سال تک خدمت کر کے ولایت تشریف لے گئے اور وہاں ہی خداوند کے

حضور ادبی جلال میں داخل ہو گئے اور آپ کی جگہ ڈاکٹر ڈی چارلس صاحب تشریف لائے۔ آپ ڈاکٹری کے کام کے ماہر ہیں۔ خدا کو یونہی منظور ہوا کہ جو دھپور میں خانۂ خدا کی تعمیر و تکمیل آپ کے ہی ہاتھوں سے ہو اس نئے عبادت خانہ کی بنیاد ڈاکٹر ڈور ونسٹڈ صاحب بہادر ایکس ماڈریٹر جنرل اسمبلی یونائیٹڈ فری چرچ سکاٹ لینڈ نے ۱۱ جنوری ۱۹۲۴ء میں ڈالی تھی۔ جب آپ دورے پر راجپوتانہ تشریف لائے تھے

پاک مقدس کی مخصوصیت۔ بتاریخ ۲۷ نومبر سن حال کو شام کے پانچ بجے اس نئے عبادت خانہ کے احاطہ میں جلسہ ہوا جس میں تمام کلیسیا کے شریک اور مہمان اور ہز ہائی نس بہادر اور تمام سردار اور انگریز افسران اور پادری صاحبان وغیرہ حاضر تھے۔ ڈاکٹر چارلس صاحب نے گرجے کے بنائے جانے کی کیفیت بیان کی اور جن جن صاحبان نے امداد فرمائی تھی ان کا شکریہ ادا کیا اور بتلایا کہ ۳۳ ہزار روپیہ اس عبادت خانہ کے بنانے میں صرف ہوا ہے اور ہنوز دو ہزار پانچ سو روپیہ دینا ہے۔ یہ سنکر ہز ہائی نس بہادر نے فرمایا کہ یہ روپے بھی دیئے جاویں گے۔ اس پر خوشی کا نعرہ مارا گیا اور شکریہ ادا کیا گیا۔

گرجے کا کھولا جانا۔ ہز ہائی نس بہادر نے گرجے کو اپنے دست مبارک سے خود کھولا اور سب عبادت خانہ میں داخل ہوئے اور جناب پادری جے ڈبلیو ڈبلیو بیل بی۔ ڈی اودیپور نے بادی ہو کر مخصوصیت کی عبادت کرائی۔ آپ نے دعا مانگی اور خدا کی تعریف میں گیت گایا گیا اور پاک کلام میں سے پہلے سلاطین کی کتاب کے ۸ باب میں سے پڑھا گیا اور دعا مانگی گئی اور نئے عبادت خانہ کو عبادت الٰہی کے لئے مخصوص کیا اور برکت کے کلمات کے ساتھ عبادت کو ختم کیا اس کے بعد ہز ہائی نس بہادر اور دیگر رؤسا بخیر فاسب تشریف لے گئے۔ ہم مسیحی کلیسیا کے شریک جو دھپور میں ہیں خدا کے نہایت ہی شکر گذار ہیں کہ اس نے جو دھپور میں خانہ خدا کی تعمیر و تکمیل کر دی ہے۔

خداوند کے دن کی صبح کی عبادت۔ بتاریخ ۲۰ نومبر بروز اتوار صبح ساڑھے نو بجے عبادت خانہ میں عبادت کے لئے مسیحی جماعت حاضر ہوئی۔ پاسٹر جھگن لعل جی صاحب جرجودھپور کی جماعت کے پاسٹر ہیں عبادت کے ہادی تھے۔ دوران عبادت میں ایک بچہ کو بپتسمہ دیا گیا اور پاسٹر سوائی رام پیلودہ کوٹہ راجپوتانہ نے پرتاثیر وعظ کیا اور پادری ولکی صاحب بی۔ ڈی نے عشاء ربانی کی رسم ادا کی اور پاسٹر جھگن لعل صاحب کو کلیسیا کی طرف سے ایک قیمتی پاک کلام کی جلد انعام دی گئی اور پاسٹر صاحب نے شکریہ ادا کیا اور کلمات برکت کے ساتھ عبادت ختم ہوئی۔

خداوند کا جلال۔ اس نئے مقدس گرجہ کی تقدیس پر خداوند نے اپنی دلہن کو اپنے مقدس میں اپنا جلال دکھایا اور تمام جماعت کو اپنی حضوری کا نیا تجربہ عنایت کیا اور اپنی پاک روح سے معمور کر کے کرامت کی زندگی عنایت فرمائی جو ہمیشہ قائم رہیگی۔ ناظرین نور افشاں سے التماس ہے کہ وہ خدا کے گھر کی تقدیس کی خوشی میں ہمارے شریک ہوں۔

آپ کا خادم۔ سوائی رام

سلسلہ تردید عقاید آریہ سماج

جسمانی تربیت کی عالمگیر تحریک

لاہور کے طلباء کا مظاہرہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

کوئی قوم تہذیب و ترقی کے صحیح رستوں پر اس وقت تک گامزن نہیں ہو سکتی جب تک عقلی اور دماغی تعلیم کے ساتھ ساتھ اس کے افراد کی جسمانی تربیت کا پورا خیال نہ رکھا جائے۔ ہمارے سکولوں میں جسمانی تربیت کی ضرورت کا احساس یوں تو ایک مدت سے پیدا ہو چکا تھا لیکن اب تک اس قسم کے مظاہرے دیکھنے میں کم آئے تھے جس سے پبلک کے دل پر جسمانی تربیت کی اہمیت کا پورا اثر پڑے۔ تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ ملک کے مدبرین نے کئی دفعہ اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ ہندوستان کے نوجوانوں کی جسمانی حالت کو قوی تر بنانے کے لئے ہمارے مدارس کو کسی ایسی تحریک کا آغاز کرنا چاہئے جس سے موجودہ نسل جسمانی دماغی اعتبار سے مہذب و متمدن بن رہی ہے وہاں جسمانی قوت کے اعتبار سے اس قابل ہو کہ زندگی کی مشقتوں اور اس کے فرائض کو ہمت و استقلال سے سرانجام دینے کے قابل ہو سکے۔ پنجاب کے محکمہ تعلیم نے نہایت سرگرمی کے ساتھ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیا ہے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ محکمہ مذکور کی کوششوں سے جسمانی تربیت کی تحریک بڑی خوبی کے ساتھ ترقی پا رہی ہے۔

گذشتہ بدھ کے دن لاہور کے سکولوں کے تقریباً تین ہزار طلبا جسمانی تربیت کے مظاہرے کے لئے یونیورسٹی گراونڈ میں جمع ہوئے۔ مظاہرہ کا انتظام مسٹر ڈبلیو ایچ ہاگ صاحب نے کیا تھا جو پنجاب گورنمنٹ کے جسمانی تعلیم کے مشیر ہیں۔ اس مظاہرہ نے لاہور کے عوام الناس پر روشن کر دیا کہ سکولوں کے طلبا واقعی جسمانی صحت کے لحاظ سے اس حالت سے کہیں بدرجہا اچھے ہیں

جس میں ہمارے سکولوں کے طالب علم کچ سے دس پندرہ سال سے بیشتر تھے۔ ہز ایکسیلنسی صاحب گورنر بہادر۔ ہر ایکسیلنسی لیڈی ہیلی بالقابہا کے صوبے کے وزرا اور اعلےٰ افسران تعلیم مظاہرے کے وقت تشریف رکھتے تھے۔ قریباً دو ہزار طلبا پہلے گراؤنڈ میں اعلےٰ ضبط و تربیت کے ساتھ اپنا مارچ (قواعد) دکھایا۔ میدان کے وسط میں مختلف رنگوں کی پگڑیاں لاہور کے مختلف سکولوں کا امتیاز نمایاں کر رہی تھیں لڑکوں نے اس خوبی سے شرقاً غرباً اور جنوباً شمالاً مارچ کیا اور ہا آخر وسط میدان میں اس ترتیب کے ساتھ ظاہر ہوئے کہ دیکھنے والوں کو یہ معلوم دیتا تھا کہ لڑکوں کی قطاروں نے کئی مختلف قسم کی متحرک شکلیں پیدا کر دی تھیں۔ اس کے بعد یکایک ایک سیٹی بجی اور لڑکے منتشر ہو کر یک دفعہ ایسی مختلف صنعت اور دستکاری کے کاموں میں مشغول دکھائی دینے لگے کہ گویا ان صنعتوں میں خاص دسترس حاصل کر لی ہے۔ یہ صنعتیں اور دستکاریاں انہیں کھیلوں کے طور پر بھی سکھائی جاتی ہیں۔ اس سے بچوں کا دل بھی خوش رہتا ہے اور دستکاری بھی سیکھ جاتے ہیں۔ حامیان تحریک کی اصطلاح میں اسے "گیمز فار آل" کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ طریقہ جہاں دلچسپ اور دل خوش کن کھیلیں بچوں کے لئے مہیا کرتا ہے۔ وہاں ان کی اعلیٰ ورزش اور دل لگی کا سامان بھی ہے۔ یہ کھیلیں تعداد میں اتنی ہیں کہ دیکھنے والے کے لئے ان کا شمار کرنا بے حد مشکل تھا یہ ہو چکا تو اس کے بعد تمام کے تمام لڑکوں نے نہایت آراستگی اور مقررہ قواعد کے ساتھ ڈرل دکھائی اتنے بڑے مجمع کا اکٹھے قواعد کرنا دیکھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے بچوں کی جسمانی چستی اور دل شگفتگی کا عجیب و غریب نقشہ پیش کرتا تھا۔

ٹریننگ کالج لاہور میں گذشتہ سال سے جسمانی تربیت کی کلاس کھلی ہوئی ہے اس کے طلبا اس مظاہرے میں تمام تحریکوں کے لیڈر تھے۔ ان کی اپنی کلاس ڈرل خاص طور پر قابلِ دید تھی۔ اس تحریک میں پنجاب جو سرگرمی اور کامیابی دکھا رہا ہے اس سے امید ہو رہی ہے کہ ہندوستان کے دوسرے صوبوں میں بھی لوگ جسمانی تربیت میں خاص دلچسپی لینے لگینگے۔

بھلوال میں بہم رسانی آب کا جدید انتظام

واٹر ورکس کی افتتاحی تقریب

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

بھلوال ضلع شاہ پور کے واٹر ورکس کی افتتاحی تقریب مسٹر ڈی جے باڈسی آئی۔ ای صاحب کمشنر راولپنڈی ڈویژن نے ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء کو ادا فرمائی واٹر ورکس کا نقشہ اور سینیٹری انجنیر صاحب گورنمنٹ پنجاب نے تیار کی ہے اور اس میں منڈی بھلوال کے لئے صاف پانی کی بہم رسانی کا انتظام کیا گیا ہے۔

کمشنر صاحب سینیٹری انجنیر گورنمنٹ پنجاب کی معیت میں تشریف لائے اور واٹر ورکس پر رائے صاحب ڈاکٹر نند لال ممبر کمیٹی اور مسٹر جے۔ اے آر برومیج ایگزیکٹو انجنیر نے آپ کا خیر مقدم کیا۔

ڈاکٹر نند لال نے ایک مختصر سپاسنامہ میں موجودہ واٹر ورکس کی گذشتہ روئداد بیان کی اور صاحب کمشنر نے جواب میں ان فوائد کا ذکر کیا جو خالص پانی اور تازہ ہوا سے حاصل ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تازہ ہوا سے کامل طور پر مستفیض ہونے کے لئے حاضرین جلسہ لوکل ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر پر بیش از بیش اعتماد رکھیں۔

بعد ازاں صاحب سینیٹری انجنیر گورنمنٹ پنجاب نے اردو میں تقریر کرتے ہوئے ان مشکلات کا تذکرہ فرمایا جو اہل بھلوال پانی کی کمیابی سے برداشت کرتے رہے۔ اور وہ فوائد بیان کئے جو اعلیٰ حفظان صحت اور خالص پانی کی بہم رسانی سے عوام کو پہنچتے ہیں اس کے بعد صاحب کمشنر نے ایگزیکٹو انجنیر صاحب کی معیت میں واٹر ورکس کا معائنہ فرمایا اور پھر ریسٹ ہاؤس میں نواب سر خدا بخش خاں صاحب نے لنچ پر صاحب موصوف کو مدعو فرمایا۔

یاد رفتگان

سننے میں آیا ہے کہ مسٹر سموئل بقال ساکن سرینگر کشمیر یکم دسمبر ۱۹۲۶ء کے روز انتقال کر گئے ہیں آپ ایک نہایت قابل مسیحی جوان تھے جو شالی ڈیپارٹمنٹ کشمیر کے چیف سپرنٹنڈنٹ تھے۔ آپ کو پادری ٹنڈیل بسکو صاحب مینیجر صاحب مشن ہائی سکول سرینگر نے بپتسمہ دیا تھا۔ آپ ہندو مسلمانوں میں ہر دلعزیز تھے۔ ہمیں آپ کے عزیز و اقارب سے ہمدردی ہے اور دعا کرتے ہیں کہ خدا آپ کے عزیز و اقارب کو تسلی و اطمینان کی کثرت عطا فرمائے۔ آمین۔

اشتہار ۲/۱

ایک ایسے ہوشیار ڈسپنسر کی ضرورت ہے جو ایک چھوٹے دوائی خانہ کے کام کو بخوبی انجام دے سکے۔ یہ دوائی خانہ ضلع بلند شہر کے ایک گاؤں میں واقع ہے جو ریلوے اسٹیشن سے دو میل کے فاصلے پر ہے اور رہنے کے واسطے ایک اچھا مکان تیار ہے۔ تنخواہ ۳۵ روپیہ ہوگی۔ درخواست سند کے ساتھ **پادری الفریڈ ہاروی صاحب** کے نام **چرچ مشن بلند شہر** آنا چاہئیں۔

بمبئی ۲۰ نومبر بلدیہ بمبئی نے شاہ افغانستان کی تشریف آوری پر سپاسنامہ پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

آل انڈیا سنڈے سکول کونسل کے اجلاس

آل انڈیا سنڈے سکول کونسل کے اجلاس منعقدہ شہر پونا کی بابت رپورٹ مسٹر آر۔ سی بینرجی صاحب نے لکھکر ہمارے پاس بھیجی جس کا خلاصہ مطلب ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو ہم نے خود کیا ہے امید ہے کہ مسٹر بینرجی اسے منظور فرمائینگے۔ ایڈیٹر

اس سال آل انڈیا سنڈے سکول کونسل کے سالانہ اجلاس بمبئی پریسیڈنسی کے شہر پونا میں نومبر ۲ سے ۴ تک فراہم ہوتے رہے۔ جن میں مختلف صوبوں کے نمایندے جو شمار میں ۷ نفوس کے قریب تھے کونسل کے اجلاس میں شریک ہوتے رہے۔ کونسل کے اجلاس میں یہ مقصد و مدعا زیر فکر رہا کہ ہمارے بچوں کی روحانی زندگی کی بہتری اور بہبودی کے لئے ہم کون کون سے طریق و وسائل استعمال میں لائیں؟ تاکہ ہند کی تمام کلیسیائیں اپنے اپنے سنڈے سکولوں میں ان پر عمل پیرا ہوں؟

کونسل میں اس مقصد و مدعا پر کافی بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ آخرکار ذیل کی تجاویز منظور و مقبول ہوئیں۔

اول۔ یہ کہ بچوں کے لئے پراویڈنٹ فنڈ ہو۔

دوم۔ بیجنل سکرٹری مقرر ہوں۔

سوم۔ ٹریننگ سکولس انسٹیٹیوٹ میں اُستادوں کی تعلیم وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔

چہارم۔ بچوں کے لئے موزوں مضامین اور سبق چُنے جائیں۔

پنجم۔ بجٹ وغیرہ کا انتظام کیا جائے۔ جملہ اجلاس کونسل میں دلچسپ مشورے دیئے گئے جنکا مفصل بیان نہیں کیا جا سکتا۔

مہمان نوازی

شہر پونا کے مسیحی اکابرین نے کونسل کے جملہ ڈیلیگیٹ کو اپنے اپنے گھروں میں ہی رکھا۔ ہمارے مہمان نواز انگریز اور دیسی مسیحی صاحبان ہی تھے۔ بندے کو مسٹر موڈک کے ہاں ٹھہرنے کا موقع ملا۔ آپ شہر کے ایک بلند مرتبہ گورنمنٹ کے گزیٹیڈ افسر ہیں۔ آپ نے ہماری خاطر تواضع میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ہم موڈک صاحب کے دل سے شکر گذار ہیں۔

تفریح

کونسل کے اجلاس کے اختتام پر جملہ ڈیلیگیٹ صاحبان شہر پونا کے مشہور مقامات دیکھنے گئے خاصکر مرحومہ پنڈتا رامابائی کا سکول دیکھا جو کیٹ گاؤں مشہور ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ خدا سنڈے سکول کے بڑے کام میں ہماری مدد فرمائے۔ آمین

راقم آر۔ سی بینرجی

واہ جی! واہ

اخبار نور افشاں کی گذشتہ اشاعت میں مسٹر جیون لعل صاحب ہیڈ ماسٹر قصور کرسچن کمیونٹی سکول قصور کی شادی خانہ آبادی کی خبر پڑھ کر دل باغ باغ ہو گیا اور دل سے دعا نکلی کہ خدا اس جوڑے کو مبارک کرے۔ سلامت رکھے اور یعقوب کی سی برکت دیوے۔ ذکر اذکار تو اس شادی کا مہینوں پیشتر ہوتا تھا مگر مبارک ہے ۱۵ نومبر کا دن کہ جس نے ایک سے دو کر دیئے۔ مسٹر جیون لعل ہمارے قدیمی دوست و واقفکار ہیں اور قصور کے پرانے طلباء سکول بھی ہمارے جان پہچان ہیں۔ کیونکہ مدت تک ہم نے اس جگہ کام کیا ہے۔ اچھا ہوا کہ مسٹر جیون لعل صاحب بھی بڑے دن سے پہلے پہلے دنیا داروں میں آ شریک ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ اب کے بڑا دن خوب مزے سے کٹیگا۔ سُنا ہے کہ دُلہن صاحبہ بھی زیور تعلیم سے خوب مرصع ہیں۔ خدا ان کی زندگی کو اپنے جلال میں صرف کرے۔ ہماری طرف سے اُن کو مبارکباد پہنچے۔ ہم انعام تو بذریعہ ڈاک یا ریل روانہ کرینگے لیکن مبارکبادی کاغذی گھوڑے (نور افشاں) پر سوار کر کے بھیج دیتے ہیں۔ امید ہے کہ عین اتوار کو صبح کی عبادت میں بیٹھے ہوئے یہ مبارکبادی آپ تک پہنچ جائیگی۔

راقم۔ دونوں کا دوست۔
تیج رام۔ عاجز۔ قصوری

اشتہار $\frac{2}{2}$

ایک لڑکا بنام ڈیوڈ از مشن سکول ہیرا منڈی کھاری لاہور۔ جو کہ گھر سے بتاریخ ۵ نومبر کو نکل گیا ہے۔ بہت تلاش کی گئی۔ لیکن اس کا پتہ نہیں چلا اگر کسی صاحب کے پاس ہو یا اسکی بابت کچھ جانتا ہو تو از راہ کرم بندہ کو اطلاع دیویں تو عین شفقت ہوگی۔

حلیہ حسب ذیل ہے

عمر تقریباً ۱۲ یا ۱۳ سال۔ قد تقریباً ۴½ فٹ رنگ گندمی۔ منہ گول۔ ماتھا چوڑا۔ بال بالکل سیاہ دانت ذرا بڑے۔ ہر ایک اعضا کھُلا اور موٹا۔ جس وقت گھر سے نکلا کھدر کی قمیص پہنی اور تنی کھدر کی چادر سیاہ باریک کنی دار دھوتی۔ اس کے باپ کا نام رام انجا رام (مرحوم) ہے۔ آنکھیں موٹی اور سیاہ کان بڑے۔ پاؤں میں جوتی ہے۔

حسب ذیل پتہ پر بندہ کو اطلاع دیویں۔

بابو لبھو داس۔ مشن سکول
ہیرا منڈی کھاری۔ لاہور۔

ہندوستان میں قریباً ساٹھ کروڑ روپے کا بدیشی کپڑا آتا ہے۔ جو لمبائی میں لگ بھگ ساڑھے چار ارب گز ہوتا ہے۔

رومن اردو کتابیں

(خوب یاد رہے کہ یہ سب کتابیں اردو زبان اور رومن رسم الخط میں ہیں)

طیطس یا رفیق صلیب۔ مذہبی ناولوں میں اس کتاب کو خاص پایہ حاصل ہے

مسیحی کا سفر۔ از جان بنین صاحب۔ اس دنیا سے آنے والے جہان تک سفر خواب کے پیرایہ میں صفحہ ۳۳۴ - عہ/۱۲

چراغ کلام (ڈیلی لائٹ کا اردو ترجمہ) سال بھر کے روزانہ صبح و شام کے درد صفحہ عہ/ چمڑا ہے

راسپال سنگھ۔ روحانی نفع اور نقصان کے بیان میں ایک پرلطف کہانی۔ صفحہ ۱۲۰ - ۸/

پاسٹر ہشی چین کے ایک مشہور مسیحی پاسٹر کے حالات زندگی صفحہ ۱۱۶ شٹف ۶/

عورت بمثال۔ مس ایل مارسٹن صاحبہ کی ایک دلچسپ تصنیف صفحہ ۱۰۸ - ۸/

دولتِ لازوال۔ احمد مرزا اور حشمت آرا دلپسند افسانہ۔ صفحہ ۱۲۱ - ۸/

طریق تسلیم۔ از پادری اینڈریو مرے صاحب۔ نہایت ہی اعلےٰ روحانی مضمون کی کتاب ہے۔ صفحہ ۱۶۴ ۵/

روضۃ الکبریٰ کی آتش زدگی۔ نیرو قیصر روم کے زمانہ کا ایک حیرت انگیز تاریخی ناول۔ صفحہ ۲۹۸ شٹف ۱۲/ مع کپڑا ۱-۶/

یہواہ۔ خدا کے نام کی بابت چھ وعظ۔ ۳ پائی اور تمام یکجا مجلد ۳/

المشتہر

سکریٹری پنجاب رلیجس بک سوسائٹی
انارکلی۔ لاہور

ٹرکی کی نئی مردم شماری کے مطابق اسکی آبادی ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ہے۔

یونگ کرسچن ہائی سکول لدھیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلےٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں اور چار خواتین اس کی مدد کرتی ہیں اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس سرکاری شرح کے مطابق ہے۔ متفرق اخراجات ایک روپیہ آٹھ آنہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

نئے انتظام کے مطابق چالیس فی صدی غیر مسیحی طلبا بھی داخل ہو سکتے ہیں۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز۔ کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جنٹر کشا ۱۰ عہ سے ۱۱ عہ تک اور کرو کونول عہ سے ۱۰ عہ تک مل سکتا ہے۔

مزید حالات پرنسپل صاحب و ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

ہر ایک مسیحی کے لئے مفید اور کار آمد کتابیں

۱۔ **ہماری بائبل اور مسلم علماء** ضخامت ۴۰۰ صفحہ کی۔ قیمت بغیر محصولڈاک ایک روپیہ

۲۔ **اثبات صلیب بجواب احمدیت کی کسر صلیب** ضخامت ۴۰۰ صفحہ قیمت بغیر محصولڈاک ایک روپیہ

۳۔ **کوایف العرب** ضخامت ۱۸۴ صفحہ کی قیمت بغیر محصولڈاک ۴/

۴۔ **تحقیق الاسلام** زیر طبع ہے۔

یہ کتابیں مسیحی و مسلم اہل الرای کی نظر میں مقبولیت و پسندیدگی کا تمغا حاصل کر چکی ہیں۔ اردو میں مسیحیت و اسلام پر مسیحی واعظین و مبشرین و معلمین کے کام کی کتابیں ہیں مسیحیوں کے ریڈنگ روم ان سے ہرگز خالی نہ رہنے چاہئیں۔ پہلی تین کتابیں ایک ایڈریس پر خریدنے والے کو محصولڈاک معاف۔

پنجاب رلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے طلب فرمائیں۔

المشتہر

پادری غلام مسیح

مجرب علاج

دمہ کا شرطیہ علاج

دمہ خشک ہو یا تر۔ نیا ہو یا پرانا۔ شرطیہ دوا ہے پہلی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے قیمت عہ/

بخار کی حکمی دوا

اس کے استعمال سے روزانہ تپ تیزہ۔ چوتھیہ بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے۔ ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی رک جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی بارہ آنہ (۱۲/)

تاپ تلی یا طحال کی لاثانی گولیاں

ان گولیوں کے استعمال سے چند ہی دنوں میں طحال اپنی اصلی حالت پر آ جاتی ہے۔ نہایت مجرب گولیاں ہیں قیمت عہ/

المشتہر

ڈاکٹر ای۔ این ادیب ایم
خورجہ ضلع بلند شہر

پادری ایچ۔ ای وائلی صاحب۔ ایس۔ ٹی۔ ایم۔ مینیجر نور افشاں ایبریس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔